"غریب اور امیر ملکوں کے درمیان موجودہ تفاوت ازروئے انسانیت ناقابلِ برداشت ہے۔"

اقوام متحدہ کے زیرِ اہتمام "سربراہی خوراک کانفرنس" (روم: ۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء) کے موقع پر کیتھولک چرچ کے ۷۶ سالہ رہنما پوپ جان پال دوم نے تحدیدِ نسل اور قلتِ خوراک کے مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اُنہوں نے حسبِ سابق قلتِ خوراک کے پس منظر میں تحدیدِ نسل کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اِس کے برعکس اُنہوں نے کانفرنس کے شرکاء پر زور دیا ہے کہ وہ امیر اور غریب ملکوں کے درمیان پائے جانے والے ناقابلِ برداشت تفاوت کے ختم کرنے کی کوشش کریں۔

پوپ نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں کہا کہ آج ایک طرف بھوک اور افلاس اور دوسری طرف پُرتعیش زندگیاں گزاری جارہی ہے، اِس صورتِ حال کی تبدیلی کے لیے دُنیا کے تمام ملکوں کو باہم مل کر کوششیں کرنا ہوں گی۔ "ازروئے انسانیت غربت و افلاس اور امارت کے درمیان یہ تفاوت ناقابلِ برداشت ہے۔"

تحدیدِ نسل کے ذریعے قلتِ خوراک کے مسئلے کا حل تلاش کرنے والوں پر اُنہوں نے کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "محض افراد کی تعداد سے وسائل خوراک کی ناکافی اور غیر منصفانہ تقسیم کے مسئلے کی وضاحت نہیں ہوتی۔ اِس مغالطہ آمیز تصوّر کو ہمیں ایک طرف رکھ دینا چاہیے کہ جب افراد زیادہ ہوں گے تو غربت لازمی ہے۔" پوپ نے والدین کے اِس حق پر زور دیا کہ وہ اپنے خاندان کو اپنی خواہش کے مطابق بڑھا سکتے ہیں۔ ہر خاندان کی اپنی ذمہ داریاں اور فرائض ہیں اور ریاستی پالیسیوں میں افراد کے "بنیادی حقوق" کا خیال رکھا جانا چاہیے۔ "یہ خیال کرنا درست نہیں کہ عالمی آبادی کو ایک سطح پر برقرار رکھ کر، یا اِسے کم کر کے غربت کا مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے۔"

اِس موقع پر پوپ نے وسطی افریقہ میں جاری بحران پر بھی گفتگو کی۔ اُنہوں نے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر دس لاکھ سے زائد فاقہ زدہ تارکینِ وطن کی امداد کے لیے ایک بار پھر اپیل کی۔ اُنہوں نے ان پریشان حال لوگوں کو ان الفاظ میں تسلّی دی کہ وہ اُن مظلوموں کے دکھ درد میں شریک ہیں جنہیں اپنے ملک سے نکال دیا گیا ہے اور اُنہیں کوئی مدد نہیں مل رہی۔